بسم اللہ الرحمن الرحیم ٭ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

دنیا مین ایک نذیر آیا۔ پر دنیا نے اُسے قبول نکیا۔ لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملون سے اس کی سچائی ظاہر کر دیگا۔

بدر رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸

قیمت سالانہ۔ کم از کم عہ ۔ زیادہ جو احباب دین۔ وہ بخوشی۔ قبول کیا جاتا ہے۔ اتنی تھوڑی قیمت اس واسطے رکھی گئی ہے۔ کہ سب دوست خرید فرما سکین۔ اور امرا اپنی جیب سے خرید کر غربا کو دے سکین

ترسیل زر و خط و کتابت بنام میان معراج الدین عمر پروپرائیٹر قادیان ہونی چاہیئے۔

ان اللہ تعالیٰ صالح لکم وقت مسیحہ وما ترون من دلائلہ

بدر

Digitized by Khilafat Library

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

بدر رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸

فہرست مضامین

سلسلۃ الجدید جلد ۱ نمبر ۳ | ۱۴ صفر سنہ ۱۳۲۳ ہجری علے صاحبہا التحیۃ والسلام۔ جمعرات ۔ ۲۰۔ اپریل سنہ ۱۹۰۵ء | سلسلۃ القدیم جلد ۴ نمبر ۱۱

ای جہان منتظر خوش باش کاندر گلستان | ایڈیٹر مفتی محمد صادق | آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

خدا کی تازہ وحی

دیکھا۔ کہ مین قادیان کے بازار مین ہون اور ایک گاڑی پر سوار ہون۔ جیسے کہ ریل گاڑی ہوتی ہی۔ آگے ایک مکان نظر آیا۔ اس وقت زلزلہ آیا۔ مگر ہم کو کوئی نقصان اس زلزلہ سے نہین ہوا

۱۵ اپریل سنہ ۱۹۰۵ء۔ بوقت دوپہر۔ وحی الہی نازل ہوئی۔ انی مع الافواج آتیک بغتۃ۔ مین فوجین لیکر اچانک تیرے پاس آؤنگا۔ آج رات خواب مین دیکھا کہ سخت زلزلہ آیا ہے جو پہلے سے زیادہ معلوم ہوتا تھا۔

۱۸۔ اپریل سنہ ۱۹۰۵ء دیکھا کہ زور سے اللہ اکبر اللہ اکبر (ساری اذان) کہہ رہا ہون ایک اونچے درخت پر ایک آدمی بیٹھا ہے وہ بھی یہی کلمات بول رہا ہے۔ اس کے بعد مین نے باواز بلند درود شریف پڑھنا شروع کیا اور اس کے بعد وہ آدمی نیچے اتر آیا اور اس نے کہا کہ سید محمد علیشاہ آگئے ہین۔ اس کے بعد کیا دیکھتا ہون۔ کہ بڑے زور سے زلزلہ آیا ہے اور زمین اس طرح اڑ رہی ہے جس طرح روئی دھنی جاتی ہے۔ اس کے بعد یہ وحی نازل ہوئی

ہے سرِ رہ پر تمہارے وہ جو ہے مولا کریم۔

قادیان کا ہفتہ

حضرت اقدس بمعہ حضرت مولوی نور الدین صاحب و مولوی عبد الکریم صاحب و دیگر خدام باغ مین رونق افروز ہین۔ حضرت حجۃ اللہ براہین احمدیہ حصہ پنجم کی تالیف مین مصروف ہین۔ درس قرآن۔ مطب۔ دفتر میگزین۔ اور دفتر بدر بھی باغ ہی مین ہین۔ اور سب احباب بفضل الہی بخیر و عافیت ہین۔ مدرسہ تعلیم الاسلام بھی باغ مین ہے۔ اس ہفتہ مین لاہور سے حکیم محمد حسین صاحب قریشی اور بابو غلام محمد صاحب و دیگر احباب۔ جموّن۔ ماہل پور۔ ضلع ہوشیارپور۔ کپورتھلہ۔ وغیرہ مقامات سے حضرت اقدس کی زیارت کے واسطے تشریف لائے۔ اشتہار النداء صفحہ پر لکھا گیا ہی۔ اور جلدی چھاپنے کیواسطے لاہور بھیجا گیا ہے۔ شیخ یعقوب علے صاحب و راقم عاجز کو اس کے متعلق خدمات کے واسطے لاہور جانے کا حکم ہوا ہے۔ اس اشتہار مین حضرت اقدس نے آنے والی آفت سے مخلوق کو ڈرایا ہے۔ کاش کہ لوگ اب بھی سمجھین۔ اور اپنی شرارتون سے باز آوین۔

۲۱ اپریل۔ امن است در مکان محبت سرائے ما

تعلیم الاسلام کالج کے چار طالب علمون مین سے امتحان الف۔ اے مین ... کامیاب ہوئے یعنی طفیل حسین، غلام محمد

ڈائری

۱۱- اپریل ۱۹۰۵ء - وحی الہٰی عفت الدیار کا ذکر تھا
حضرت مولوی نورالدین صاحب نے عرض کی۔ کہ الدیار سے
مراد کانگڑہ و دہلی ہی معلوم ہوتی ہے۔ کیونکہ شرک کا بڑا
مکان ان دنون مین وہی ہے۔ دو بڑی دیویون کے مندر
اس جگہ ہین۔ اللہ تعالےٰ نے ہر دو کو تباہ کیا۔ اور بڑے پرانے
شرک کو دنیا سے مٹا دیا۔

حضرت نے فرمایا۔ لوگ کہا کرتے تھے۔ کہ خدا نے کس طرح پہاڑ
کو بنی اسرائیل کے اوپر کر دیا تھا۔ یہ قصہ صحیح نہین معلوم ہوتا۔ اب
کانگڑہ - دہرم سالہ مقامات کے لوگون نے خوب سمجھ لیا ہوگا
کہ رفعنا فوقکم الطور - کس طرح سے ہو سکتا ہے۔ ذرا سے
زلزلے مین ایسا ہی معلوم ہوتا ہے۔ کہ گویا پہاڑ اوپر آگرا۔ پھر خدا
چاہے۔ اس کو پیچھے ہٹا دے۔ یا اوپر گرا دے۔ یہ نیچریت
زمانہ کے جہلا کا جواب ہے۔ جو خدا نے زلزلہ کے ذریعہ
سے دیا ہے۔ اُمید ہے۔ کہ اس قدر نظارے دیکھ کر بعض
خوش قسمت لوگ سمجھ جائینگے۔ کہ سب کچھ اللہ تعالےٰ
کے احاطۂ قدرت مین ہے۔ اور وہ جو چاہتا ہے۔ کر دیتا ہے

ایک اخبار والے کا ذکر آیا۔ کہ وہ لکھتا ہے۔ زلزلے تو آیا
ہی کرتے ہین۔ اس مین مرزا صاحب کا کیا نشان ہوا۔ فرمایا
یہ لوگ نابینا ہین۔ نشان تو اس بات مین ہے۔ کہ عین موقعہ
پر ایک شخص نے قبل از وقت پیشگوئی کی۔ اور دکھایا۔ کہ یہی وقت
ہے۔ خیر سب اندھے نہین ہین۔ سمجھنے والے سمجھ لینگے۔
کہ یہ کس قسم کا نشان ہے۔ ہزارون برسون کے جو معبد
اور بت چلے آتے تھے۔ وہ اب سرنگون ہو گئے ہین۔ یہ نشان
نہین۔ تو اور کیا ہے۔

فرمایا۔ ان بتون کا ٹوٹنا خدا تعالےٰ کی اس توحید کے
قائم ہونے کے واسطے جس کے لئے ہم رات دن دعائین کرتے
ہین۔ ایک تفاؤل ہے۔

فرمایا۔ اس الہام سے بھی جو ہم کو ہوا تھا۔ کہ جاء الحق
وزھق الباطل ظاہر ہوتا ہے۔ کہ کوئی بت ٹوٹنے والے
ہین۔ کیونکہ قرآن شریف مین بھی یہ آئت بتون کے ٹوٹنے
اور اسلام کے غلبہ کے واسطے آئی ہے

فرمایا۔ براہین احمدیہ بڑی کام آئی۔ وہ سب پہلوؤن کو
اپنے اندر لئے ہوئے ہے۔ کوئی نیا الزام اور طعن ایسا نہین جس
کا جواب پہلے سے اس کے اندر نہ دیا گیا ہو۔

بیماری کا ذکر تھا۔ فرمایا۔ مین تو سب کے لئے
دعا کرتا ہون۔ آگے اپنے اپنے اعمال ہین

۱۴- اپریل ۱۹۰۵ء - نواب محمد علی خان صاحب
کا خط آیا۔ جس مین انہون نے الحاح کے ساتھ لکھا
ہوا تھا۔ کہ مین اب لاہور مین ہرگز نہین رہ سکتا۔ مجھے
باغ کے کسی گوشہ مین جگہ دیدین۔ عاجز راقم کو حکم
دیا۔ کہ ان کو تحریر کر دو۔ کہ آجائین۔ اور باغ کے کسی
حصہ مین جہان چاہین۔ جگہ کر لین۔

دہرم سالہ سے خبر آئی۔ کہ اس جگہ اپنی جماعت کے
جتنے آدمی تھے۔ سب بچ گئے

فرمایا۔ لفقت عن بنی اسرائیل والی وحی
ان کے معاملہ مین تو پوری ہو گئی۔ خدا نے اس غریب
جماعت کا نام اس وقت بنی اسرائیل رکھا ہے

۱۵- اپریل ۱۹۰۵ء - فرمایا۔ لوگ کچھ ہی کرین
اور کچھ ہی لکھین۔ مگر جیسی آفت کی خبر خدا نے اب دی ہے
یہ جب ظاہر ہوگی۔ تو بہرحال ان کو ماننا ہی پڑیگا۔ کسی جگہ
سے دس ہزار مرنے کی۔ اور کسی جگہ سے تین ہزار کے
مرنے کی خبر آرہی ہے۔ اللہ تعالےٰ کی وحی نے پہلے سے ہی
خبر دی تھی۔ کہ یہ سب کچھ تیرے لئے ہے۔ للک نُری
آیت۔ اور ایسا ہی براہین احمدیہ مین درج ہے۔ قوۃ الرحمن
لعبید اللہ الصمد - اس جگہ ہمارا نام عبید اللہ اس لحاظ
سے رکھا گیا ہے۔ کہ ہم مخالفون کی دُکھ دہی اور مصائب
سے بہت ستائے گئے ہین

کسی نے خبر سنائی۔ کہ بہاگسو مین کئی سو مر گئے۔ اور
جو باقی ہین۔ وہ بھوکھ سے مر رہے ہین۔ اور سجان پور
مین بڑی تباہی آئی۔ لیکن احمدی جماعت کا آدمی وزیر الدین
ہیڈ ماسٹر بچ گیا۔ فالحمد للہ

فرمایا۔ یہ نشان تو صرف ایک بیج بویا گیا ہے۔ اور
تخم ریزی ہے۔ اور دوسرا نشان اس سے بڑھ کر ہوگا۔ کفار
مین بھی سعید فطرت ہوتے ہین۔ آخر ہنود بھی اس طرف
توجہ کرینگے۔

۱۶- اپریل ۱۹۰۵ء - کسی شخص نے ذکر کیا۔ کہ فلاں
دوست نماز پڑھانے کے وقت بہت لمبی سورتین پڑھتے ہیں
فرمایا۔ امام کو چاہیئے۔ کہ نماز مین ضعفاء کی رعایت رکھے
ایک اخبار انگریزی کا مضمون حضرت اقدس کی خدمت مین
عرض کیا گیا۔ کہ محققین حیران ہین۔ کہ ان پہاڑون سے یہ اُمید
نہ تھی۔ فرمایا۔ عقل مندون کو کس طرح خدا حیران کرتا ہے
ان ملکون مین آتش فشانی کی کبھی امید نہ تھی۔ بلکہ یہ پہاڑ امن
کا سلسلہ سمجھا جاتا تھا۔

۱۷- اپریل ۱۹۰۵ء - فرمایا۔ براہین احمدیہ مین ایک الہام یہی
درج ہے۔ ام حسبت ان اصحب الکہف والرقیم کانوا
من آیاتنا عجبا۔ اس مین اس زمانہ کے لوگون کو کہا گیا
ہے۔ کہ تم اصحب کہف کے قصہ پر کیا تعجب کرتے ہو وہ تو
تین سو سال تک سوئے رہے تھے۔ اور تم کو تو سوئے ہوئے
بیس ۱۳۰۰ سو سال گذر گئے ہین اور اب بھی تم جاگنا نہین چاہتے
اسی طرح غفلت مین سوئے ہوئے ہو۔ اور کوئی جگانا چاہتا
ہے۔ تو اس کو برا کہتے ہو۔

مولوی عبد الکریم صاحب کی علالت طبع کا ذکر تھا۔ فرمایا۔ مین
بہت دُعا کرتا ہون۔ دعا ایسی شے ہے۔ کہ جن امراض کو اطباء
اور ڈاکٹر لاعلاج کہ دیتے ہین۔ ان کا علاج بھی دعا کے ذریعہ سے
ہو سکتا ہے

فرمایا۔ پیشگوئیون کا صحیح مفسر خود زمانہ ہے دیکھو اس زمانہ مین
یاجوج ماجوج - دجال - نزول مسیح وغیرہ کے متعلق تمام پیشگوئیان
صاف سمجھ مین آگئی ہین

فرمایا۔ رات کو ہم نے دیکھا۔ کہ سخت زلزلہ آیا ہے وہ زمانہ اصل
مین قریب ہے۔ اچانک آئیگا۔ معلوم نہین کہ کس وقت آجائے
ایک شخص کا خط آیا جس مین لکھا تھا۔ کہ مین نے خواب مین
مرزا صاحب کو اچھی صورت مین نہین دیکھا۔ فرمایا۔ کہ انسان کو اپنے
اندرونی حالات کے نقشے دکھائے جاتے ہین۔ اپنے ہی حجب
درمیان مین آجاتے ہین۔

حضرت مولوی نورالدین صاحب نے ذکر کیا کہ ہمارے اُستاد
صاحب نے ایک شہر مین ایک دفعہ خواب مین اللہ تعالےٰ کو ایک عورت
عورت کی شکل مین دیکھا۔ اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہ اس شہر کے لوگون نے
میری ایسی بے عزتی کی ہے

۱۹- اپریل ۱۹۰۵ء - میاں شہاب الدین صاحب ساکن نال پور مسلغ ۵ روپے
عمارت منارۃ المسیح کیواسطے حضرت کی خدمت مین ارسال کئے اللہ تعالیٰ انکو جزائے خیر دے
فرمایا۔ انہون نے نرم دلی اختیار کی اس کے معاملہ مین تاخیر کی گئی۔ لیکھرام نے
شوخی کہائی۔ اسکے معاملہ مین تقدیم کی گئی یعنی مدت پیشگوئی ہنوز گذرنے
نہ پائی تھی۔ کہ وہ ہلاک ہو گیا۔

مین مُسلمان ہو گیا

حضرت مولوی نورالدین صاحب کے درس قرآن سے نوٹ

فتنۂ دجّال سے ہم کیونکر بچ سکتے ہیں

سورہ کہف - رکوع اول - پارہ ۱۵ رکوع ۱۲

حضرت خاتم النبیین علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد احادیث صحیحہ میں موجود ہے - کہ فتنۂ دجّال سے بچنے کے واسطے سورہ کہف کی پہلی دس آیتیں اور پچھلی دس آیتیں پڑھو - اس واسطے سب مسلمانوں کو چاہیئے - کہ ان آیات کو بغور مطالعہ کریں اور ان کے مطلب کو سمجھیں - ان آیات سے بآسانی واضح ہو جائیگا - کہ دجّال کون ہے - اس کے کیا صفات ہیں اور اس کا فتنہ کون سا ہے - اور اس کے فتنہ سے بچنے کی کیا راہ ہے -

اس جگہ اس بات کا لکھنا خالی از فائدہ نہ ہوگا - دجّال کے معنے لغت میں یہ ہیں (۱) تاجروں کی ایک بڑی کمپنی (۲) ایسے لوگ جن کا ظاہر کچھ ہو - اور باطن کچھ (۳) سونا

الحمد للہ الذی انزل علی عبدہ الکتب ولم یجعل لہ عوجًا - سب تعریف اللہ تعالےٰ کے لئے - جس نے اپنے بندہ پر کتاب نازل فرمائی - اور کج فطرت لوگوں کے لئے اس میں حصّہ نہ رکھا -

کتاب کا لفظ ظاہر کرتا ہے - کہ قرآن شریف حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت ایک کتاب کی شکل میں لکھا جاتا - اور سب عبارتیں مطابق وحی الٰہی محفوظ کی جاتی تھیں کیونکہ جو الفاظ ترتیب دیکر لکھے نہ جائیں اور محفوظ نہ کرلئے جاویں - ان پر کبھی لفظ کتاب کا نہیں بولا جاتا - قرآن کریم کے ابتدا میں بھی لفظ الکتاب کا اسی طرف راہ نمائی فرماتا ہے

قیّمًا لینذر بأسًا شدیدًا من لدنہ و یبشر المؤمنین الذین یعملون الصّلحٰت ان لھم اجرًا حسنًا - ماکثین فیہ ابدًا

یہ کتاب سنبھالنے والی ہے تا کہ خدا کے سخت عذاب سے مخلوق کو ڈرا دے - اور ماننے والوں اور نیک عمل کرنے والوں کو خوشخبری دے - کہ ان کے واسطے اچھا بدلا ہے - جس میں وہ ہمیشہ رہینگے - کیا معنے یہ کتاب اور اس کے لانے والا اللہ کا رسول نذیر بھی ہیں - اور بشیر بھی ہیں - بدکاروں کیواسطے ہلاکت مگر نیکوکاروں کیواسطے کامیابی کا پیغام لائے ہیں

وینذر الذین قالوا اتخذ اللہ ولدًا - اور ڈرا دے ان لوگوں کو جنہوں نے کہا - کہ خدا نے بیٹا بنایا ہے -

یہ آیت بالخصوص چابی ہے - اس امر کی تفہیم کیواسطے کہ ان دس آیات کے پڑھنے سے آدمی دجّال کے فتنہ سے کیونکر بچ سکتا ہے

اس آیت شریف سے ظاہر ہے کہ جس قوم کے فتنہ سے بچنے کے واسطے اس قدر تاکید کی گئی ہے - وہ ایسی قوم ہے - جس کا دعویٰ ہو - کہ خدا کا ایک بیٹا ہے - اور ظاہر ہے کہ وہ قوم مسیحی قوم ہے - جس نے بڑے زور شور سے اس امر کا دعویٰ کیا ہے - کہ کوئی شخص جس کو وہ یسوع کہتے ہیں اور جس کا نام کہیں قرآن شریف یا احادیث میں نہیں آیا کہ وہ کون تھا - خدا کا بیٹا تھا - اور خود خدا ہونے کا بھی مدعی تھا - آج کل کے یورپ و امریکہ کے عیسائی اس کو خدا اور خدا کا بیٹا مانتے ہیں اور صرف اتنے پر اکتفاء نہیں کرتے - کہ خود مان کر بیٹھ رہیں - بلکہ کروڑوں اور سارے زور اور طاقت اور ہر طرح کے حیلہ اور کوشش کے ساتھ اس امر کے درپے ہیں - کہ ساری دنیا میں یہ شرک اور کفر کا گند پھیلا دیں - اس واسطے انکی یہ کارروائی دنیا بھر کے لئے ..... ایک فتنہ عظیم اور سخت مصیبت اور ابتلاء کا رنگ پکڑ رہی ہے - ان کے اس عقیدہ کو اللہ تعالےٰ نے اپنی پاک کتاب میں اگلی آیت میں اور بھی کھولکر بیان کیا ہے - کہ مالھم بہ من علم ولا لاباۂھم - ان کے پاس ایسا دعویٰ کرنے میں کوئی علم نہیں اور نہ ان کے باپ دادوں کو کوئی علم تھا - کیا معنے - وہ اپنے مذہبی عقائد کے واسطے کوئی علمی عقلی دلیل نہیں دے سکتے - نہ فلسفہ کی رو سے اور نہ سائنس کی رو سے - اور نہ کسی دلیل سے وہ اس امر کو ثابت کر سکتے ہیں - کہ یسوع خدا کا بیٹا تھا - اس آیت میں ایک پیشگوئی ہے دجّال دنیوی رنگ میں اور اپنے دوسرے کاروبار میں بڑے علم اور عقل والا ہوگا - اور بڑی بڑی تحقیقاتیں کریگا - اور علم کے زور سے نئی نئی باتیں کریگا - لیکن یہ کیا معنے - خدا کا بیٹا بنانے والے مقابلہ میں صاف کہدیگا کہ بابا الوہیت یسوع کا عقل کی بات نہیں ہے یہ صرف مان لینے کی بات ہے - دیکھو تمام ہمارے بڑوں کی گواہی ہے - کہ یسوع خدا تھا - اور خدائی کے کام کرتا تھا - پر اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ یہ جھوٹے ہیں ولا لاباۂھم - ان کے باپ دادوں کو بھی کچھ علم نہیں تھا یورپ ایک بت پرست قوم تھی - سورج اور ہر چیز کی پوجا کرتی

اور ہر چیز کے لئے ایک بت تھا - جاہل لوگ تھے - ان بتوں کے عوض رفتہ رفتہ سلطنتوں کے اور حکام کے رعب میں آکر یسوع کا بت پوجنے لگ گئے - وہ خود جاہل تھے - اور اب ان کی اولاد گلے پڑا ڈھول بجا رہی ہے

کبرت کلمۃً تخرج من افواھھم ان یقولون الا کذبًا

بہت بڑی بات ہے - جو ان کے منہ سے نکلی - جھوٹھ کے سوائے اور کچھ نہیں - جو کہتے ہیں - کسی انسان کو خدا بنانا کیسی بری بات ہے بدی کی باتوں میں سے سب سے بڑی بدی ہے - لیکن خدا کہتا ہے - کہ ان کے منہ سے یہ بات نکلتی ہے - پر ان کے دل جانتے ہیں - کہ یہ ایک جھوٹ ہے - اور اس کے واسطے کوئی دلیل ان کے پاس نہیں - نہ کوئی عقلی دلیل ہے - نہ کوئی نقلی - قدیم یونانی اور رومی سب بت پرست تھے - اور دیوتاؤں کے فرضی قصے بنا کر دیوی دیوتوں کو خدا بنا رکھا تھا - انہیں کے درمیان معلوم ہوتا تھا - کہ کوئی یسوع فرضی کا قصہ بھی مل گیا ہوگا - بس ان کو ایک خدا ہاتھ آگیا - ایک فاضل محقق یورپین نے لکھا ہے کہ جیسے متی مرقس لوقا کے قصے ہیں ایسے بہت سے ناول اس زمانہ میں لکھے گئے تھے - اور انہی میں سے یہ ناول بھی تھے - جن کو آج کل کے مسیحی لوگوں نے اپنے عقائد مذہبی کی بنا بنایا ہوا ہے اور اس درخت کے پھلوں سے تقرآنہ - کہ شراب جو جامع الاثم ہے اور خاص عورتیں جو حبائل الشیطان ہیں - اور دنیوی طمع جو بعض طبائع کو مجبور کر دیتا ہے - اس جھوٹھ کے پھیلانے میں پورے طور سے خرچ کیا جاتا ہے

فلعلک باخع نفسک علیٰ آثارھم ان لم یؤمنوا بھذا الحدیث اسفًا - پس شاید تو ان کے دنیوی عظمت و جلال کو دیکھکر اپنی جان کو اس غم میں ہلاک کرنیوالا ہے - کہ وہ اس پاک کلام کو کیوں نہیں مانتے - اس آیت سے معلوم ہوتا ہے - کہ آج سے تیرہ سو سال پہلے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس زمانہ کے دنیوی اقبال اور عزّ و جاہ کا پورا نقشہ دکھایا گیا تھا - جس پر حضرت نبی کریم کو بسبب بنی آدم کی سچی خیر خواہی اور ہمدردی کے جو آپ کے اندر ہمیشہ جوش مارتی تھی - بڑا افسوس اور غم ہوا - کہ اتنی بڑی قوم سیدھے راہ سے ہٹ کر جہنم میں گرگئی - اور اپنی دنیوی جاہ و جلال کے سبب اور بھی بہتوں کو اپنے ساتھ لے ڈوبے گی - حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اسی حالت قلبی کی خدائے علیم و حکیم نے اس جگہ تصویر کھینچ کر ایک پیشگوئی کے رنگ میں اس زمانہ کے مسیحوں کی حالت کو ظاہر فرمایا ہے - اور حضرت سرور انبیاء کا جو حال اس قوم کو حالت کشفی میں دیکھ کر ہوا ہوگا - وہ اب خود اس سے ظاہر ہے - کہ اس زمانہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جانشین خلیفۃ اللہ مسیح موعود اس قوم کی روحانی تنزلی کے

سبب کس قدر غم اور ہم مین مبتلا رہتے ہین۔ اور ان کی ہدایت کے واسطے کس قدر الحاح وزاری کی دعائین جناب باری مین آدہی آدہی رات اٹھ کر کرتے ہین۔ بغرض حضرت خیر الرسل صلے اللہ علیہ وسلم کے واسطے یہ ایک بڑا غم تہا۔ پر اللہ تعالے اس مین اپنی حکمت بیان فرماتا ہے۔ کہ انا جعلنا ما علی الارض زینۃ لہا لنبلوہم ایہم احسن عملا و انا لجاعلون ما علیہا صعیدا جرزا - ہم زمین پر جو کچھ ہے۔ اس کو عمدہ خوبصورت کرنے کے لیے بنایا ہے۔ تاکہ ہم ظاہر کرین۔ کہ عمدہ کاریگری کے کام کرنے والے کون ہین اور پھر جو کچھ اس پر ہے۔ اس کو ہم بنجر زمین گرا دین گے۔ کیا معنے اس سے ظاہر ہوگا۔ کہ بڑے کاریگر کون لوگ ہین۔ جو بڑے بڑے کارخانے بناتے ہین اور کلین ایجاد کرتے ہین اور یہ بھی ظاہر ہو جائیگا۔ عمدہ کاریگری کے کام کون کر دیگا۔ اور پھر ان سب کا مٹا دینا اور تباہ کر دینا خدا کے آگے کچھ مشکل نہین۔ ایک سیکنڈ کا زلزلہ کیا کچھ تباہی دنیا مین لا سکتا ہے۔

اقتباس فی اختصار از

خطبہ جمعہ

جو حضرت مولوی عبد الکریم صاحب نے ۱۴ اپریل کو باغ مین پڑھا

نشان زلزلہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یاایہا الناس اتقوا ربکم ان زلزلۃ الساعۃ شیء عظیم ۔ یوم ترونہا تذہل کل مرضعۃ عما ارضعت وتضع کل ذات حمل حملہا وتری الناس سکری وما ہم بسکری - ولکن عذاب اللہ شدید ۔ پ

اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو۔ اس گھڑی کا زلزلہ بڑی چیز ہے اس زلزلہ کے وقت دودھ پلانے والی ماں اپنے بچے کو بھول جائیگی۔ اور ہر حمل والی اپنا حمل ڈال دے گی۔ تو دیکھے گا۔ کہ مدہوش ہین۔ پر مدہوش نہین ہین۔ یہ اللہ تعالے کے سخت عذاب کا نتیجہ ہے۔

دنیا مین بدقسمتی سے یہ قاعدہ چلا آتا ہے۔ کہ امن کے زمانہ مین جب کہ عیش و آرام کے تمام سامان مہیا ہوتے ہین۔ بارشین وقت پر ہوتی ہین۔ اور لوگوں کی کوٹھیان اناج سے بھری ہوتی ہین۔ اور تنعم کے ساتھ زندگی بسر کرنے کی سب راہین کھل جاتی ہین۔ اور سب کامون مین کامیابی نظر آتی ہے۔ اور کوئی امر خلاف مراد نہین ہوتا۔ تب عام طبائع باغی و سرکش ہو کر فسق و فجور اور مناہی مین ترقی کرتی ہین۔ اور لوگ گناہون مین ایسے دلیر ہو جاتے ہین۔ کہ گویا خدا کوئی نہین جو ان کو پکڑے۔ اس وقت خدا کا غضب زمین پر نازل ہوتا ہے۔ اور وہ ایسے غافلون کو صفحہ ہستی سے مٹا دیتا ہے۔ تاریخ زمانہ گواہی دیتی ہے کہ جب کبھی زمین پر خدا کا قہری عذاب نازل ہوا۔ اس کا موجب یہی تھا۔ کہ اہل زمین نے کچھ حصہ امن پا کر ایسی غفلت اختیار کی۔ کہ خدا کو بھول گئے اور زناکاری اور دیگر اقسام فسق و فجور کو اختیار کر کے ایسی نافرمانی مین پڑے۔ کہ اللہ تعالے کو سخت ناراض کر دیا تب خدا نے ان پر ایسا عذاب نازل کیا۔ کہ ان کے مکانون اور جائدادون اور مالون اور جانون پر آفت نازل کی۔ کبھی زمین کے نیچے سے اور کبھی آسمان کے اوپر سے ان پر عذاب بھیجا۔ اور ان کو زیر و زبر کر دیا۔ اور ان کے نشان مٹا دئے۔ پہلی قومون کے قصے پڑھو۔ عاد و ثمود کا کیا حال ہوا۔ اور کیون۔ نوح کی قوم کا کیا حال ہوا۔ اور کیون۔ فرعون اور اس کے لشکر کا کیا حال ہوا اور کیون ہوا۔ حضرت نبی کریم علیہ الصلوۃ والسلام کے دشمنون کا کیا حال ہوا۔ اور کیون ہوا۔ جب سے دنیا کی تاریخ کا پتہ ملتا ہے۔ یہی سنت اللہ چلی آتی ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالے قرآن مجید مین فرماتا ہے۔ واذا اردنا ان نہلک قریۃ امرنا مترفیہا ففسقوا فیہا فحق علیہا القول فدمرنہا تدمیرا۔ اور جب ہم نے ارادہ کیا۔ کہ کسی بستی کو ہلاک کر دین۔ تو وہان کے امرا پر احکام نازل کئے۔ پس انہون نے اس مین نافرمانی کی۔ اور زیر الزام ہو گئے۔ تب ہم نے ان کو ہلاک کر دیا۔ دیکھو اس زمانہ مین خدا کا ایک بندہ خلیفۃ اللہ ۲۴ برس سے پکار پکار کر دنیا کو خدا کے عذاب سے ڈرا رہا ہے اور مخلوق کو نیکی کیطرف بلا رہا ہے۔ اس نے لاکھون اشتہار مختلف زبانون مین جاری کئے۔ اور ہر ایک کان تک اپنی آواز پہنچائی۔ پر بد قسمتون نے ایک نہ سنی۔ وہ دوپہر کے سورج کی طرح چمک رہا ہے۔ پر بدنصیب انسانون کے حصہ مین یہ نہ تہا۔ کہ اس سے یہ نور حاصل کرتے۔ بلکہ وہ ہمیشہ اسے دوکانداری کہتے رہے۔ تاہم مخلوق یکسان نہین۔ اور آج ہم تین لاکھ آدمی ایسا بھی دیکھتے ہین۔ جنہون نے اس نور کو قبول کیا اور خدا کی رحمت سے بروقت حصہ لیا۔ اور ان کی تعداد روز بروز بڑھتی چلی جاتی ہے۔ اور اب تو ایمان لانا بھی بڑی بات نہین رہی۔ کیونکہ خدا نے برہنہ ہو کر اپنا ثبوت دے دیا ہے۔ خدا کی نصرت نے مخالفوں کے ساتھ ایک کشتی کر کے سب کو زیر کر دیا ہے۔ پھر بھی کیسے بدقسمت ہین۔ وہ لوگ۔ جو اپنی بدزبانی سے باز نہین آتے۔ ایک سچائی ان کے سامنے رکھی گئی ہے اور ہدایت کی ایک ایسی سڑک ان کے واسطے طیار کی گئی ہے۔ جس کا انکار اور جس سے اعراض ایک ظاہر تباہی اور ہلاکت ہے۔ کم از کم ان کو یہ سوچنا چاہیئے:۔

کہ اس دنیا کے میدان مین جو ہمیشہ آدم اور شیطان کی لڑائی لگی ہوئی ہے۔ اور سعید اور شقی اپنا اپنا حصہ ہمیشہ لیتے رہے ہین۔ اس مین ان لوگون نے کون سی طرف اختیار کی ہے۔ جو باتین ان کے منہ سے نکل رہی ہین۔ اور جو حرکات ان سے سرزد ہوتی ہین۔ آیا یہ وہ ہین۔ جو انبیاء اور ان کے ساتھی کیا کرتے تھے۔ یا وہ ہین۔ جو کفار کیا کرتے تھے۔ وہ اپنے موہنہ کے الفاظ کو ذرا اگلون کے الفاظ کے ساتھ ملا کر دیکھین۔ تو ان کو معلوم ہو جائیگا۔ کہ آیا یہ وہ الفاظ ہین۔ جو خدا کے برگزیدے بولا کرتے تھے۔ یا وہ الفاظ ہین۔ جو ان برگزیدون کے دشمنون نے بول کر اپنے پر خدا کا عذاب نازل کر لیا یہ تو دشمنون کا ذکر ہوا۔ لیکن مین اب اپنے دوستون کو نصیحت کرتا ہون۔ کہ تمہارا فرض ہے۔ کہ دوسرون سے بڑھ کر تقوی و طہارت کا فکر رکھین۔ خدا تعالے کا خوف اپنے دلون مین قائم کرین۔ ہر ایک گندے مرض کی قربانی دے کر اور ناپاک خواہشون کی گردن مار کر پاک صاف ہو جاؤ۔ تاکہ تم نشانہ نہ ہو۔ کیونکہ اگر اب بھی دلون مین سختی رہے۔ تو پھر بڑی آفت کا سامنا ہے خدا تعالے ہمارے گناہون اور ہمارے دلون کو پاک صاف کرے۔ آمین ثم آمین

مدرسہ تعلیم الاسلام

مدرسہ کی ضرورتون کے پورا کرنے کے واسطے موجودہ عمارت مدرسہ کے ملحق ایک ٹکڑہ زمین مبلغ تین سو روپے پر خرید کیا گیا ہے۔ تین سو روپیہ تو کچھ بڑی چیز نہین۔ لیکن وہ ایسی نیچی جگہ اور موسمی سیلابون کے زیر اثر ہے۔ کہ اگر اس کو موجودہ عمارت کے لحاظ سے تختہ فرش کے ساتھ بھی ملایا جائے۔ تو اسپر کئی ہزار روپیہ خرچ آوے گا۔ مدرسہ کو اور عمارت کی ضرورت ہے۔ اور اس زمین کے سوائے اور کوئی جگہ ساتھ ملتی ہوئی خالی نہین ہے۔ جو مدرسہ خرید سکے۔ اس واسطے اس زمین کا خرید کرنا ضروری ہوا۔ خدا مبارک کرے اور اس پر مکانات بنوانے کیواسطے سامان مہیا کرے۔ ایک مسکین طالب علم ہائی سکول کلاس فیض احمد کو ۴ ماہوار کا نیا وظیفہ دیا گیا ہے

دہلی سے ایک شخص مولوی حشمت علی صاحب نام نے اپنے لڑکے کو اس مدرسہ مین تعلیم حاصل کرنے کیواسطے بھیجا ہے۔

ساعت قیامت

چار سال پہلے کی پیشگوئی آج پوری ہوئی۔

حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خدا تعالےٰ سے خبر پاکر اس زلزلہ کے متعلق جو اب واقع ہوا ہے ۔ بہت سی پیشگوئیان پہلے سے شائع کی ہین۔ خود براہین احمدیہ مین اس کی پیش گوئی ہے اور پھر عفت الدیار محلہا و مقامہا والی پیش گوئی کو شائع ہوئے قریب گیارہ ماہ گذر گئے مین ۔ اور پھر قریب ہی دنون مین اشتہار الوصیت کے ذریعہ سے سب دنیا کو اس خوفناک دن سے ڈرنے کیواسطے دعوت کی گئی تھی ۔ مگر اس وقت مین آج سے قریباً چار سال پہلے کی پیش گوئی کا ذکر کرتا ہوں ۔ جس کے متعلق لکھنے کے واسطے بالخصوص حضرت اخی المکرم مولوی نورالدین صاحب نے مجھے توجہ دلائی ہے ۔ یہ پیش گوئی کتاب آمین صاحبزادگان بشیر احمد و شریف احمد مین نہایت صاف اور صریح الفاظ مین حضرت حجۃ اللہ نے اسی وقت درج فرمائی تھی ۔ اور اس کے بعد بصورت کتاب یہ رسالہ نہایت کثرت سے اب تک شائع ہو رہا ہے اور وہ الفاظ یہ ہین +

کرو توبہ کہ تا ہو جائے رحمت
دکھاؤ جلد تر صدق و انابت
کھڑی ہے سر پہ ایسی ایک ساعت
کہ یاد آجائے گی جس سے قیامت
مجھے یہ بات مولا نے بتا دی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

یہ ایک صاف پیشگوئی ہے کہ ہر ایک شخص باریک عقل والا ہو یا موٹی عقل والا ۔ اس کو بآسانی سمجھ سکتا ہے ۔ اور اس زلزلہ کی ساعت قیامت ہونے کیواسطے خود تمام دنیا پکار اٹھی ہے کہ بیشک یہ قیامت کا نمونہ ہے ۔ سردست اس جگہ مین چند ایک اخبارات کا حوالہ دیتا ہوں ۔ جنہوں نے اس زلزلہ کو پیشگوئی کے الفاظ کے مطابق قیامت یاد دلانے والی ساعت کرکے لکھا ہے

زمیندار ۔ لاہور ۔ ۱۳ ۔ اپریل کا زلزلہ اس خوفناک منظر کی شہادت دے رہا ہے ۔ جو قرب قیامت کی آئندہ خوفناک نشانیون کے ظاہر ہونے پر دنیا کو دیکھنا پڑیگا ۔

پیسہ اخبار ۔ لاہور ۔ ۱۳ ۔ اپریل کو ایک شدید اور مہیب زلزلہ لاہور مین آیا ۔ . . . جو لوگ قیامت کو ہزل اور ان یقینی واقعات کو لغو سمجھتے ہین ۔ ان کے لئے یہ زلزلہ مشتے نمونہ از خروارے تھا ۔

تہذیب النسوان ۔ لاہور ۔ تمام شہر ایک نمونہ قیامت بن گیا ۔ اور لاہور مین یہ دن رونے دھونے تجہیز و تکفین ۔ تعزیت عیادت کا تھا کوہ دہرم سالہ مین اس سے مکانات کی بربادی اور ہلاکت بہت ہی زیادہ ظہور مین آئی ۔ وہان سے بہت صاحب لوگ اور میمین بھی ہلاک ہوئین ۔ اور تمام بازار برباد ہوکر بالکل تودۂ خاک بن گیا ۔

وکیل امرتسر ۔ ۱۳ ۔ اپریل کے زلزلہ کی خبر نہایت اختصار کے ساتھ پچھلے پرچہ مین لکھ چکے ہین . . . لیکن جب وہ حالت عالم خیال مین پیش نظر آتی ہے ۔ واقعی ایک بدحواسی اور سہمناگی سی چھا جاتی ہے ۔ بدن مین لرزہ پڑ جاتا ہے ۔ ہاتھ پاؤن عرق آلود ہو جاتے ہین ۔ اور کچھ سمجھ مین نہین آتا ۔ کہ کیا کہین اور کیا کرین . . . ان کے وہم و گمان مین بھی یہ بات نہ تھی کہ چند لحظہ کے اندر اندر غضب الٰہی کا ایک پرہیبت نمونہ نظر آنے والا ہے . . . خلقت اکثر اس غضبناک اور پر جلال قہر الٰہی سے خوف کھاکر گھرون سے نکل بھاگے ۔ زن و مرد پیر و جوان ۔ ہر ایک کے چہرہ پر سخت سراسیمگی ۔ بدحواسی یا یوسی اور تشویش پڑی برستی تھی ۔ . . . بالجملہ یہ زلزلہ اس درجہ ہولناک اور مہیب تھا ۔ کہ اسے قیامت صغریٰ کہنا کچھ مبالغہ نہ ہوگا ۔ بلکہ جس وقت وہ اپنی پوری شدت پر خدائے قہار کا جلال ظاہر کر رہا تھا ۔ اس وقت تو لوگون کو عموماً یہی یقین آگیا تھا ۔ کہ بس قیامت آہی گئی ہے ۔ . . . قرآن شریف مین اللہ تعالےٰ نے قیامت کی نہایت ہولناک گھڑی کے جو آثار بیان فرمائے ہین ۔ ان کا معمولی خاکہ کھینچ کر ہی اس زلزلہ نے خلق اللہ مین انتہا درجہ سراسیمگی اور افراتفری ڈالدی ۔ . . . فی الواقع اس مین ذرا شک نہین ۔ کہ خدائے قادر یہ قہری نشانات محض ہم گنہگارون کی بداعمالی اور غفلت شعاری سے ناراض ہوکر دکھلاتا ہے ۔

اخبار بھارت ۔ وہ قیامت کا سماں ۔ وہ ہولناک نظارہ جب آنکھون کے آگے آتا ہے ۔ تو جان ہوا ہو جاتی ہے باپ نے بیٹا نہین سنبھالا ۔ عورت نے خاوند کی پروا نہین کی غرض چند اخبارون کی عبارتین ہم نے نمونہ کے طور پر اس جگہ لکھ دی ہین ۔ جنہون نے بڑے زور شور سے اس امر کا اقرار کیا ہے کہ یہ زلزلہ قیامت کو یاد دلانے والا تھا ۔ بلکہ لوگون نے سمجھا تھا ۔ کہ قیامت آگئی ہے ۔ اب اہل عقل و دانش سے ہمارا سوال یہ ہے ۔ کہ آج سے قریباً چار سال پہلے کس نے اس مرد کو بتلا دیا تھا ۔ کہ

کھڑی ہے سر پہ ایسی ایک ساعت
کہ یاد آجائے گی جس سے قیامت

ہمارے علم طبعیات کے ماہرون سے باوجود اس قدر سامانون کے تو اتنا بھی نہ ہو سکا ۔ کہ اور نہین تو ایک گھنٹہ پہلے ہی خبر کر دیتے ۔ کہ ایسی قیامت کا نمونہ ظاہر ہونے والا ہے ۔ اس زمانہ مین اور اس ملک مین تو بڑے محقق ہمارے انگریزی ہین ۔ اور ان بیچارون کو کچھ خبر نہ تھی ۔ تو وہ کم از کم صاحب لوگون اور میمون کے بچانے کا تو کوئی فکر کرتے پہلے تو جہلا اعتراض کرتے تھے ۔ کہ یورپین لوگ طاعون والون کو خود تکلیف دے کر مار دیتے ہین ۔ مگر اب تو خود ان کی ہم قوم سینکڑون جانین تلف ہوگئین ۔ پھر کون حاکم چاہتا ہے ۔ کہ ہماری رعایا اس طرح ہلاک ہو جائے ۔ خود گورنمنٹ عالیہ جس قدر نقصان اور غم اور تشویش اس صدمہ سے اٹھا رہی ہے وہ ظاہر ہے ۔ لیکن اب سوچنے کے لائق یہ بات ہے ۔ کہ حضرت مرزا صاحب کو کس نے یہ خبر پہلے سے کر دی تھی ۔ اس کا جواب سوائے اس کے اور کچھ نہین ۔ جو خود حضرت نے پہلے سے دیا تھا کہ

مجھے یہ بات مولا نے بتا دی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

بھلا دوسرے بعض نشانات کے ظہور کے وقت مین تو نادان معاند یہ کہتے تھے ۔ کہ حضرت مرزا صاحب نے خود ہی پیشگوئی کی اور خود ہی اس کو کسی طرح سے پورا کر دیا اب کیا مرزا صاحب نے خود ہی زلزلہ کی پیشگوئی کرکے خود ہی زمین کو اس طرح سے ہلا دیا ۔ کہ ان کی پیشگوئی پوری ہو جائے ۔ سوائے انلی بدقسمت کے اور کسی کا کام نہین کہ اب بھی اس خدا کے مسیح کا انکار کرے ۔

جناب میر طفیل حسین نادون ضلع کانگڑہ سے بنام چودھری اللہ داد صاحب ہیڈ کلرک دفتر میگزین قادیان تحریر فرماتے ہین مین نے مرسلہ اشتہار کو خوب غور سے پڑھا ہے ۔ بڑی تہدید اور انذار سے بھرا ہوا ہے ۔ معلوم نہین ۔ کہ اللہ تعالےٰ نے اس قہر سے کس کے مقسوم مین فلاحت اور نجات لکھی ہوئی ہے ۔ اب گھرون کے اندر سونا بھی ایک مشکل امر ہو گیا ہے ۔ لاریب ایسے دن انسانی نسلون پر کبھی نہین آئے ۔ ہمارا نجات پانا محض اللہ کریم کے فضل اور رحم پر منحصر ہے ۔ برادرا ۔ اس نابکار کے حق مین بھی خدا کے لئے دعا کرین اور حضرت اقدس سے بھی کرایا کرین ۔ . . . آپ کیا ہی خوش قسمت ہین ۔ کہ ہر زمان امام پاک کی پاک صحبت سے بہرہ لیتے ہین اس طرف کی تباہی کا نظارہ ایسا دردانگیز اور عبرتناک ہے کہ حالات ملکی سن سن کر کلیجہ منہ کو آتا ہے ۔ کانگڑہ خاص جہان تقریباً چھ ہزار کی آبادی ہے ۔ بالکل مسمار پڑا ہے ۔ ایک مکان بھی کھڑا نظر نہین آتا ۔ صرف چھ سو آدمی کے قریب بچے ہین ۔ مدرسہ کے ستر لڑکون مین سے صرف ۵ کے قریب بچ رہے ہ استاد صرف دو بچے دہرم سالہ کا حال اس سے بھی زیادہ خستہ ہے ۔ وہان بھی معدود اشخاص زندہ رہے ایک گورکھون کی پلٹن پانچ سو جوانون کی سب کی سب دبکر ہلاک ہوگئی اور انگریز بھی اکثر مرے ہین ۔ سوجانپور مین مولوی وزیرالدین صاحب احمدی بچ گئے ۔ مگر سارا شہر تباہ ہوگیا ۔ عالیشان پختہ مکانون کی اینٹ سے اینٹ بج گئی ۔ پالم پور مین اب سوائے درختون کے اور کچھ نظر آتا ہی نہین اب ان مصیبتون کا جن مین اس قدر چہل پہل تھی ۔ یہ حال ہے کہ کان لم یغنوا فیہا ۔ لوگ کیا امیر کیا غریب باہر میدانون مین پڑے ہین ۔ فاقہ مر رہا ہین ۔ اس پر مصیبت کہ بارش اور برف سے زور اتور برستی ہے اور گاہے گاہے اولے بھی ۔ مردون کی عفونت اس درجہ تک پہنچ گئی ہے ۔ کہ ناک نہین دیا جاتا ۔ احمدی جماعت کے جتنے اس ضلع مین تھے ۔ خدا تعالےٰ کے نہایت فضل و کرم سے ان مین ایک بھی ہلاک نہین ہوا ۔ جو دب گئے تھے

تحقیق الادیان وتبلیغ الاسلام

ڈاک ولایت

مکرمی مفتی صاحب ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
ایک چٹھی انگلستان سے آئی ہوئی ہے۔ اخبار میں اندراج کے لئے بھیجتا ہوں۔ میری غرض یہ ہے کہ تا ہمارے بھائیوں کو پتہ لگے کہ ان ممالک میں اس مبارک سلسلہ کی قبولیت کی کس قدر امید ہوسکتی ہے۔ اور تا ان کو یہ معلوم ہو کہ جو رسالے میگزین وٹریکٹ وہاں ان کے خرچ پر بھیجے جاتے ہیں۔ وہ ضائع نہیں جاتے۔ بلکہ مستعد دلوں اور طبیعتوں پر پورا اثر ڈال رہے ہیں۔ ایسی اثناء میں میری سب احمدی بھائیوں سے یہ بھی التماس ہے۔ کہ وہ انگریزی سلسلہ اعانت کو بڑھانے کی کوشش کریں۔ تا کہ تبلیغ کا سلسلہ وسیع ہوسکے۔ مجھے اس بات پر زیادہ زور دینے کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ تمام بھائی خود سمجھتے ہیں۔ کہ اس پاک پیغام کو دنیا کے مختلف گوشوں میں پہونچانے سے کس قدر ثواب کا کام ہے۔ اور اس سے کس قدر نفع دنیا کو پہونچ سکتا ہے۔ والسلام
محمد علی

۲۰۔ فروری ۱۹۰۵ء ۔ ۱۲ مونٹ سینٹ ۔ پینڈلٹن
مانچسٹر ۔ انگلینڈ ۔ جزائر برطانیہ ۔ یوروپ ۔

پیارے دوست ۔ مجھے آپ کا عنایت نامہ پہونچا۔ اور ماہوار رسالہ ریویو آف ریلیجنز بھی پہونچا۔ میں آپ کا بہت شکریہ ادا کرتی ہوں کہ آپنے مجھکو اس طرز میں پیغام بھیجا ہے۔ اور اتنی دور سے بھیجا ہے۔ میں اس کو خدا کا کلام سمجھتی ہوں۔ میں اس کے پہنچنے سے بہت خوش ہوئی ہوں۔ کیونکہ میں نے اس مضمون سے جو اس رسالہ میں لکھا ہے۔ بڑی دلچسپی حاصل کی ہے۔ اور پھر دور دراز ہندوستان میں جو مہد دنیا ہے اور جہاں بہت سے لوگ مذہب کی اصلیت سیکھنے جاتے ہیں۔ وہاں سے خط کا آنا میرے واسطے بڑی خوشی کا موجب ہے۔ میں خدا کا قرب حاصل کرنے کی کوشش کرتی ہوں۔ اور اس کی موجودگی کو ہر جگہ محسوس کرتی ہوں اور اس کی حمد کرتی ہوں۔ میں اس ہستی کو جانتی ہوں۔ تاہم مجھے ہمیشہ اور زیادہ سچائی کے جاننے کا شوق ہے خواہ وہ سچائی کسی شخص سے یا کسی جگہ سے حاصل ہو۔ میں خوش ہوں کہ آپ مجھے ایک سال تک رسالہ بھیجتے رہیں گے اور میں خود پڑھ کر ۔ دوسرے شائقین کو دیا کروں گی۔ آپنے لکھا ہے کہ یہ رسالے ایک خاص رسالت کا کام کرتے ہیں۔ میں امید کرتی ہوں۔ کہ میں اس کی رسالت پہچان لوں گی۔ میں پہلے ازیں حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود کے نام سے واقف نہ تھی۔ صرف دو دن ہوئے۔ جبکہ آپ کا خط آیا اور چار نسخے رسالے کے پہنچے تب مجھے یہ باتیں معلوم ہوئیں میں لاہور کے لیکچر کو جو دس ہزار آدمیوں میں سنایا گیا تھا۔ پڑھ کر بڑی محظوظ ہوئی ہوں۔ کل میں نے اس لیکچر کو آپکے ارسال کردہ رسالوں میں سے پڑھا۔ مجھے اسلام کے ساتھ مدت سے دلچسپی ہے۔ غالباً ایسے ہی آدمیوں سے آپ کو میرا پتہ ملا ہے۔ اسلام ایک قومی مذہب نہیں ہے۔ بلکہ یہ ایک عالمگیر مذہب ہے میں خدا کی وحدت پر ایمان لاتی ہوں۔ اور کہ وہ تمام مخلوق کا خالق ہے۔ اور رب السموات والارض ہے

ہم ایسے زمانے میں ہیں۔ جس میں بہت سی پیشگوئیاں پوری ہوئی ہیں۔ زمانہ ۔ زمانے ۔ اور آدھا زمانہ والی پیشگوئی پوری ہوگئی ہے

کیا مرزا غلام احمد صاحب قادیان میں رہتے ہیں

مجھے معلوم ہوتا ہے۔ کہ مسیح کی روح مختلف مقامات پر اتر رہی ہے۔ کیا مرزا صاحب کبھی کسی کی طرف خط لکھتے ہیں؟

آخر میں پھر میں آپکا شکریہ ادا کرتی ہوں۔ اور آئندہ رسالوں کے جلد آنے کی سخت انتظار میں ہوں۔

آپکی مخلصہ ۔ مس برچ دے

انصار بدر

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

اخی المکرم جناب حضرت عثمان علیہ الرضوان الرحمان الی یوم القیام ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

تین احباب وعزیزان ذیل کے نام اخبار "بدر" میری جانب سے جاری فرما کر ممنون فرماویں۔ اور چندہ کا ذمہ وار میں خود ہوں (۱) چودھری فتح محمد خان صاحب احمدی موضع جوڑہ ڈاکخانہ قصور ۔ ضلع لاہور (۲) میر طفیل حسین صاحب بتوسط میر حاکم علی شاہ صاحب ۔ مدرس ۔ نادون ۔ ضلع کانگڑہ (۳) چودھری پٹھان خان صاحب متعینہ تھانہ بہلوال ضلع شاہ پور پہلا پرچہ آج ہی روانہ فرما دیں۔ آئندہ برابر جاری رہے۔ والسلام ۔ خاکسار الہ داد احمدی کلرک دفتر [illegible] قادیان

کرمفرمائے بندہ جناب مفتی محمد صادق صاحب ۔

السلام علیکم ۔ ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ امروز اخبار بدر رسیدہ موجب مسرت بے اندازہ گردید۔ او سبحانہ وتعالے منشی محمد افضل صاحب مرحوم سابق ایڈیٹر البدر را در مقام قرب فی مقعد صدق عند ملیک مقتدر جا بخشیدہ ایشان راموجب احیاء علوم دین گرداناد و بندہ مستدعی آنست کہ آئیندہ نمبر اخبار بدر وی پی کردہ از بندہ قیمت پیشگی آنرا کہ جاری باشد وصول فرمائید چراکہ چون حضرت اقدس علیہ الصلوۃ والسلام را از سر نو توجہ برائے جہاد اجرائے اخبار مذکور است ۔ بندہ میخواہد کہ باز از سر نو داخل در خریداران اخبار مذکور گردد و ازین توجہ تازہ نصیبے واز از فیوضات حضرت اقدس دریابد ۔ واللہ علی کل شئی قدیر ۔ پیش ازین ہرچہ دادہ شدہ بود ۔ بندہ آنرا محض اللہ تعالے بحل کردہ واز سر آن درگذشتہ است ۔ محمد ابراہیم احمدی بن حاجی موسی خان مرحوم کراچی

اخی مکرمی جناب مفتی صاحب ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اخبار بدر اتفاقاً نمبر اول میرے پاس پونچ گیا ہے ۔ آپ کا پیارا نام ایڈیٹری میں دیکھکر دل نہایت خوش ہوا ۔ میرا اور برادرم میر اکبر صاحب اپیل نویس مردان ۔ اور منشی مہر دل جان صاحب اپیل نویس مردان ۔ اور میاں محمد یوسف خان صاحب اپیل نویس مردان ۔ ضلع پشاور کے نام فہرست خریداران میں درج فرما کر ابتدائی نمبر اول جلد اول سے اخبار جاری فرما دیں آپکا خادم ہدایت اللہ احمدی ۔ پرائیویٹ کارسپانڈنٹ کلرک چیف آف بھیرہ

بھائی صاحب مخدوم بندہ ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ میں نے ایک پرچہ کے نئے خریدار کی کوشش کی ہے انہوں نے منظور کر لیا ہے ۔ چھ ماہ کی قیمت کا وی پی پرچہ آپ اس پتہ سے روانہ کر دیں ۔ منشی عبد الرحمان صاحب احمدی ۔ اہلمد محکمہ چونگی ۔ کپور تھلہ ۔ خاکسار فیاض علی احمدی از کپور تھلہ

۸۶/۷ ۔ حبی فی اللہ حضرت مخدوم المکرم مفتی صاحب سلمکم اللہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ مجھے یہ پڑھ کر بہت خوشی ہوئی کہ آپ ایڈیٹر بدر ہوئے ۔ اللہ تعالے آپ کو بدر لازوال کرے (آمین) پھر آپ کی یاد آوری کا بھی مشکور ہوں ۔ میرے محترم بھائی آپ پر واضح ہو کہ میں اگرچہ سابق میں مستقل خریدار نہ تھا ۔ لیکن آپ کی ایڈیٹری کی خبر سنکر میں فوراً مستقل بن بیٹھا ۔ خاکسار اللہ دتا ۔ سکنڈ ماسٹر مڈل سکول سوہدرہ ضلع گوجرانوالہ

۸۶/۷ ۔ جناب بھائی صاحب ۔ السلام علیکم ۔ شکر خدا تعالے جلال قدرت والے کا البدر مرحوم دوبارہ مسیح الزمان کی دعا سے زندہ ہو چند دیکھا ۔ مجھکو بھائی محمد افضل کی بیماری اور فوت سنکر گبھراہٹ سے بخار چڑھ گیا تھا لیکن بخار بخار تو چھوڑ گیا تھا دو دن کے بعد فکر اب تک تھا کیا ہوگا ۔ آج اخبار مبارک دیکھا ۔ دل کو سرور اور ایک لذت پیدا ہوئی ۔ یہ طریق بطور معجزہ کرامت مسیح الزمان ظاہر ہوا ۔ آپکا وجود اس سلسلہ کے لئے مبارک ہو ۔ ہماری زندگی کے دن خوش قسمتی سے گذر گئے انشاء اللہ ۔ آپکے کارڈ کی [illegible] تعمیل بڑی خوشی سے انشاء اللہ عنقریب شروع کرونگا حساب ادا کرونگا اور بفضل خدا خریدار بھی پیدا کرونگا ۔ خاکسار خواجہ کرم داد ۔ جموں

کفر ٹوٹا

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ یاحی یاقیوم لا الہ الا انت ۔ نحمدہ ونصلے علٰے رسولہ الکریم وآلہٖ مع التسلیم ۔ اما بعد غور کرو ۔

شرک ہی ایک ایسی بری بلا ہے ۔ جس کی نسبت الٰہی ارشاد ہے ۔ ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ ۔ اور شرک ہی ہے جس کو کہا گیا ہے ۔ کہ لاعلمی اور جہالت پر اس کی بنا ہے ۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے ۔ وان جاھداک علٰے ان تشرک بی ما لیس لک بہ علم ۔ اور فرمایا ۔ لا تقف ما لیس لک بہ علم اور شرک ہی ہے ۔ جو ظلم عظیم ہے جیسے فرمایا ۔ ان الشرک لظلم عظیم ۔ اور یہ بھی یاد رکھو ۔ کہ دنیا عبرت حاصل کرنے کا مقام ہے ۔ یوم الفصل نہین ۔ اس مختصر تمہید کے بعد سوچو ۔ کہ شرک کے دلائل ہمیشہ نسیج العنکبوت ہوا کرتے ہین ۔ مگر عوام مظاہر قدرت مین اعجوبہ کے ایسے گرویدہ ہو جاتے ہین کہ کوئی عمدہ دلیل ان کے لئے کارگر نہین ہو سکتی ۔ دیکھو جوالا مکھی کا پہاڑ ۔ پنجاب ۔ بلکہ ہند اور کشمیر مین اپنے اعجوبہ کے باعث ایک عظیم الشان معبد تھا ۔ اور طاعون کے دنون مین لوگ اس ملک کو مامن یقین کر رہے تھے ۔ اور صلیب پرست گو اس خیال سے نہین ۔ الا عمدہ آب وہوا کے لئے وہان بہت ہی جمع تھے ۔ اور مخلوق کے لئے مادیات ہی معبود ہین ۔ وہان زلزلہ آیا ۔ اور اسی اعجوبہ سے آیا ۔ اور کب آیا ۔ جب ایک مامور من اللہ نے انبیاء کے قدم بقدم ۔ تبلیغ کا کام ایک کمال تک پونچایا ۔ اور پھر اسی پنجاب مین اتمام حجت کے لئے سینکڑون تدبیرون سے کام لیا ۔ مگر بے پروائی کی گئی ۔ آخر راستباز ہی مصدق راستبازون کا ہو سکتا تھا ۔ کیونکہ اسی کا نشان ہے ۔ مصدقا لما معکم ۔ اس راستباز نے عفت الدیار محلھا ومقامھا ۔ کی پاک وحی گیارہ مہینے پیشتر شایع کی ۔ اور بتا دیا ۔ کہ بیرونی عارضی طور پر ایک خاص دار کے رہنے والے اور وہان کے اصلی باشندے تباہ ہو جائین گے ۔ آخر ۔ ۴ ۔ اپریل ۱۹۰۵ء کو اس کا ظہور ہوا اب دیکھین ۔ جو دیکھنے کی آنکھین رکھتے ہین ۔ اور سنین ۔ جو سننے کے کان رکھتے ہین ۔ فقط ۔ نورالدین

حسن معاشرت پر حضرت مسیح موعود کا ایک خط

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۞ نحمدہ ونصلی علٰے رسولہ الکریم

محبی اخویم سید خصیلت علیشاہ صاحب سلمہ ۔

السلام علیکم ۔ ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ آپ کا عنایت نامہ چند روز ہوئے ۔ کہ پونچا تھا ۔ مجھ کو معلوم نہین ۔ کہ مین نے جواب لکھ دیا تھا ۔ یا نہین ۔ غالباً یہی خیال آتا ہے ۔ کہ جواب لکھ دیا گیا تھا ۔ اب باعث تکلیف دہی یہ ہے ۔ کہ مین نے بعض آپ کے سچے دوستون کی زبانی جو درحقیقت آپ سے تعلق ۔ اخلاص اور محبت اور حسن ظن رکھتے ہین ۔ سنا ہے ۔ کہ امور معاشرت مین جو بیویون اور اہل خانہ سے کرنی چاہیئے کسی قدر آپ شدت رکھتے ہین ۔ یعنے غیظ وغضب کے استعمال مین بعض اوقات اعتدال کا اندازہ ملحوظ نہین رہتا ۔ مین نے اس شکایت کو تعجب کی نظر سے نہین دیکھا ۔ کیونکہ اول تو بیان کرنے والے آپ کی تمام صفات حمیدہ کے قائل اور دلی محبت آپ سے رکھتے ہین ۔ اور دوسری چونکہ مردون کو عورتون پر ایک گونہ حکومت قسام ازلی نے دے رکھی ہے اور ذرہ ذرہ سی باتون مین تادیب کی نیت سے یا غیرت کے تقاضا سے وہ اپنی حکومت کو استعمال کرنا چاہتے ہین ۔ مگر چونکہ خدا تعالےٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتون کے ساتھ معاشرت کے بارے مین نہایت حلم اور برداشت کی تاکید کی ہے ۔ اس لئے مین نے ضروری سمجھا کہ آپ جیسے رشید اور سعید کو اس تاکید سے کسی قدر اطلاع کرون ۔ اللہ جلشانہ فرماتا ہے ۔ عاشروھن بالمعروف یعنے اپنے بیویون سے تم ایسی معاشرت کرو ۔ جس مین کوئی امر خلاف اخلاق معروفہ کے نہ ہو اور کوئی وحشیانہ حالت نہ ہو ۔ بلکہ انکو اس مسافرخانہ مین اپنا ایک دلی رفیق سمجھو ۔ اور احسان کے ساتھ معاشرت کرو ۔ اور رسول اللہ صلے اللہ فرماتے ہین خیرکم خیرکم باھلہ یعنے تم مین سے بہتر وہ انسان ہے ۔ جو بیوی سے نیکی سے پیش آوے اور حسن معاشرت کے لئے اس قدر تاکید ہے ۔ کہ مین اس خط مین لکھ نہین سکتا ۔ عزیز من انسان کی بیوی ایک مسکین اور ضعیف ہے ۔ جس کو خدا نے اس کے حوالہ کر دیا ۔ اور وہ دیکھتا ہے ۔ کہ ہر ایک انسان اس سے کیا معاملہ کرتا ہے ۔ نرمی برتنی چاہیئے ۔ اور ہر ایک وقت دل مین یہ خیال کرنا چاہیئے کہ میری بیوی ایک مہمان عزیز ہے ۔ جس کو خدا تعالےٰ نے میرے سپرد کیا ہے ۔ اور وہ دیکھ رہا ہے ۔ کہ مین کیونکر شرائط مہمانداری بجا لاتا ہون ۔ اور مین ایک خدا کا بندہ ہون ۔ اور یہ بھی ایک خدا کی بندی ہے ۔ مجھے اس پر کونسی زیادتی ہے ۔ خونخوار انسان نہین بننا چاہیئے ۔ بیویون پر رحم کرنا چاہیئے ۔ اور ان کو دین سکھلانا چاہیئے ۔ درحقیقت میرا یہی عقیدہ ہے ۔ کہ انسان کے اخلاق کے امتحان کا پہلا موقعہ اس کی بیوی ہے ۔ مین جب کبھی اتفاقاً ایک ذرہ درشتی اپنی بیوی سے کرون ۔ تو میرا بدن کانپ جاتا ہے ۔ کہ ایک شخص کو خدا نے صدہا کوس سے میرے حوالہ کیا ہے ۔ شاید معصیت ہوگی ۔ کہ مجھ سے ایسا ہوا ۔ تب مین ان کو کہتا ہون ۔ کہ تم اپنی نماز مین میرے لئے دعا کرو ۔ کہ اگر یہ امر خلاف مرضی حق تعالےٰ ہے ۔ تو مجھے معاف فرماوین ۔ اور مین بہت ڈرتا ہون ۔ کہ ہم کسی ظالمانہ حرکت مین مبتلا نہ ہو جائین ۔ سو مین امید رکھتا ہون ۔ کہ آپ بھی ایسا ہی کرین گے ۔ ہمارے سید ومولےٰ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کس قدر اپنی بیویون سے حلم کرتے تھے ۔ زیادہ کیا لکھون ۔ والسلام

خاکسار مرزا غلام احمد

خط از جانب چودہری عبدالعزیز صاحب تحصیلدار بنام چودہری عبداللطیف صاحب خانصاحب قادیان ۞

(ڈیرہ گوپی پور ۔ ۱۶ ۔ اپریل ۱۹۰۵ء) برخوردار ۔ السلام علیکم کانگڑہ بہون والی دیوی کی پوری تباہی ہوئی ہے ۔ جس کا مندر بیخ وبن سے اوکھڑ گیا ۔ اور نام ونشان باقی نہین رہا جوالا مکھی کے مندر کا بھی کچھ حصہ گر گیا ہے ۔ اور اس کے علاوہ ڈیوڑھی کو نقصان پونچا ۔ اور جاتری لوگ جوالا مکھی مین بہت مرے ۔ جو دور دراز ملکون سے اس کی سیوا کے لئے آئے ہوئے تھے ۔ اور اس بیوفا نے انکی ذرا بھی دستگیری نہ کی فوت شدہ جاتریون کی تعداد اگرچہ حکام کو اس وقت تک صحیح طور پر معلوم نہین ہو سکی ۔ لیکن یہہ کیفیت ایک اور ڈیرہ سو کے درمیان اس وقت تک اندازہ کی گئی ہے اور جوالا مکھی کی کل موتون کی تعداد دو سو سے زیادہ اندازہ کی گئی ہے ۔ اس ضلع مین دیویان تو بہت ہین ۔ مگر جوالا مکھی اور کانگڑہ والی دیویان زیادہ مشہور ہین ۔ اور جو لوگ جوالا مکھی کو آتے ہین ۔ وہ کانگڑہ بہون سے ہو کر جاتے ہین ۔ یا جو لوگ کانگڑہ بہون کی دیوی کو پہلے جاتے ہین ۔ وہ وہان سے جوالا مکھی کو متھا ٹیک کر جاتے ہین ۔ سو ان دونون مین سے کانگڑہ والی دیوی کا تو **نام ونشان مٹ گیا** ۔ اور جاتری لوگ بھی بہت زیادہ مرے ہین اور جوالا مکھی کی دیوی کے مندر کا کچھ حصہ گرا ۔ اور جاتری بھی ایک سو سے زیادہ مرے

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۞ نحمدہ ونصلی علٰی رسولہ الکریم ۔ اخی المکرم چودہری احمد داد خان صاحب دام اقبالہ

السلام علیکم ۔ مین اللہ تعالےٰ کے فضل اور آپ کی دعاء سے بہمہ وجوہ تندرست ہون اور آپکی خیریت کا مدام خواہان ۔ ایک مفصل خط دربارہ تباہی ضلع ہذا ارسال خدمت ہو چکا ہے ۔ دردناک اور عبرتناک تباہی نمونہ قیامت ہے ۔ اللہ تعالےٰ لوگون پر رحم فرماوے ۔ ہلاک شدہ بستیون پر تقریباً ہر روز بارش ہوتی ہے ۔ "عذاب فوق عذاب" کا عین نظارہ ہے گلو کی کوئی خبر نہین آئی ۔ ڈاک رکی ہوئی ہے ۔ زلزلے متواتر آرہے ہین معلوم نہین کیا ہوگا ۔ والسلام ۔ ۱۴ ۔ اپریل ۱۹۰۵ء ۔ طفیل حسین از نادون

قرآن مجید سے
الوصیت - الدعوت - الانذار کی
صداقت کا ثبوت

قرآن مجید میں جو قصص مذکور ہیں - ان سے ہرگز یہ مقصود نہیں کہ سننے والوں کے دل بہلائے جائیں - بلکہ یہ اصل میں پیشگوئیاں ہیں - جو ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں واقع ہونے والی تھیں - جن لوگوں نے سرالشہادتین کو پڑھا ہے - وہ خوب سمجھتے ہیں - کہ واضح ہو مثلاً اصحٰب القریة - والا قصہ کس طرح پیشگوئی کے رنگ میں پورا ہوا اسی لئے فرمایا - تلك من انباء الغیب نوحیھا الیك - ورنہ یہ قصے تو یہودیوں - عیسائیوں - میں پہلے بھی مشہور تھے ان پر انباء غیب کا اطلاق اگر ہو سکتا ہے - تو صرف اس طریقے سے کہ ان قصوں میں جو جو ہوا تھا میں مل گئی تھیں - نکال دی گئیں - گو ہمارے بعض مسلمان بھائیوں نے اب بھی ان پر تفسیروں کا رنگ چڑھا کر غیر مسلموں کو اعتراض کا موقعہ دیا ہے - بہر حال قصص میں لقد کان فی قصصھم عبرة لاولی الالباب - کی فلاسفی کو سمجھا ہے تو ہمارے امام ہادی امام علیہ السلام نے!

آمدم بر سر مطلب! ولقد ارسلنا نوحًا الی قومه فلبث فیھم الف سنة الا خمسین عامًا فاخذھم الطوفان وھم ظٰلمون سے صاف ظاہر ہے - کہ خاتم النبیین کی امت پر ایک زمانہ نوحی آنے والا ہے یعنے عیش و آرام کا زمانہ جو لوگوں کو - فسق و فجور میں ڈال دیتا ہے - نوح ایک عبرانی لفظ ہے - جس کے معنے ہیں - آرام - اس زمانہ کی مدت العمر بھی بتلا دی گئی ہے - یعنے خیر القرون کے بعد قریب ایک ہزار سال تک یہ زمانہ رہے گا جس کو احادیث میں فیج اعوج کے نام سے تعبیر کیا گیا ہے اس زمانہ کا شر جب حد سے بڑھ گیا - اور زمین اس قابل ہوئی - کہ اس کو سزا دی جاوے - تب خدا نے اپنی سنت قدیمہ کے مطابق ایک نذیر بھیجا جو مثیل نوح ہے

دوستو! تمہیں مبارک - دیکھو - آسمان نبوت پر افق وحی سے وہ بدر نمودار ہو چکا ہے -! ابھی اسے خود بھی معلوم نہ تھا - کہ یہ بار رسالت میرے ہی سر پر پڑنے والا ہے کہ خدائے عالم الغیب کی پاک وحی نازل ہوئی

واصنع الفلك باعیننا ووحینا

جس سے صاف ظاہر ہو رہا ہے - کہ کوئی قوم مبعوث ہو چکا ہے - اس کی تشریح اسی ارد و الہام میں ہوئی - وہ نیا

- میں ایک نذیر آیا - پر دنیا نے اسے قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کرے گا - اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دیگا -

چونکہ حملوں کا لفظ جمع ہے - اس لئے تین انذاری نشان ظاہر ہونے والے تھے - اس میں پہلا وجیسا کہ خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے رقم فرمایا ہے) تو طاعون تھا - اسی کے لئے کشتی نوح کتاب بنی - مگر اب سوال یہ ہے - کہ کیا اس کی خبر قرآن مجید میں بھی ہے؟ کیوں نہیں - وان من قریة الا نحن مھلکوھا قبل یوم القیٰمة - او معذبوھا عذابًا شدیدًا - یعنے قیامت سے پہلے ہم ہر بستی کو یا تو ہلاک کرنے والے ہیں - یا سخت عذاب دینے والے ہیں - اس سے ظاہر ہے - کہ کوئی ایسا عالمگیر عذاب ہوگا - جس کو ہر بستی کے لوگ محسوس کریں گے - اور یہ خدا تعالےٰ کا خاص فضل ہے - کہ اس نے اپنے رسول کے تخت گاہ کو لولاك لما اکرم اما نه لھلك المقام کی پاک وحی سے ہلاکت میں داخل ہونے سے بچا لیا - پھر دوسرے مقام پر فرمایا -

اخرجنا لھم دابة من الارض تکلمھم ان الناس کانوا بایٰتنا لا یوقنون - ایک کیڑا زمین سے نکالیں گے - جو لوگوں کو زخم کریگا - اس سزا میں کہ وہ ہماری آیتوں پر یقین نہیں کرتے - گویا اس عالمگیر عذاب کی نوعیت بتائی اور یہ بھی فرما دیا - کہ یہ عذاب ماکنا معذبین حتیٰ نبعث رسولًا کے مطابق اجرام طاعونی کے ذریعہ سے ظاہر ہوگا - اور اس وقت خدا کی آیت - یعنے ایک نبی کا وجود بھی ہوگا - جس کی تکذیب کا یہ نتیجہ ہے

(۲) اور دوسرا زلزلہ تھا - اس کی خبر بھی قرآن مجید میں ہے دیکھو نہ صرف اذا زلزلت الارض زلزالھا - بلکہ قطعی و یقینی طور سے سورۃ النازعات کہ اس میں فرشتوں کو جو انتظامات حسب الامر الٰہی لگے ہوئے ہیں اور ہر کام کو اپنے وقت پر ظہور میں لاتے ہیں - بطور گواہ قسمی رنگ میں پیش کرکے فرمایا گیا - یوم ترجف الراجفة - تتبعھا الرادفة - قلوب یومئذ واجفة ابصارھا خاشعة - جس دن کانپے گی - کانپنے والی - اس روز دل دھڑکتے ہونگے - اور نظریں جھک جائینگی - اب ۴ - اپریل کے زلزلے میں اس آیت کی تفسیر سنئے دیکھ لی - اور ان منکران قیامت کے لئے بڑا بھاری نشان ہوگا جو کہتے ہیں - یقولون ءانا لمردودون فی الحافرة ءاذا کنا عظامًا نخرة - حضرت نے بھی فرمایا "جو لوگ قیامت کے منکر ہیں وہ دیکھ لیں کس طرح ایک سیکنڈ میں ساری دنیا فنا ہو سکتی ہے -

اور تیسرے حملہ کا ذکر بھی اسی آیت تتبعھا الرادفة سے کیا گیا ہے کہ پیچھے آئیگی اس کے پیچھے آنیوالی - گویا یہ دو حملے ایک دوسرے کے پیچھے ہونگے - جیسے کہ ایک اسوار دوسرے کا ردیف ہوتا ہے چونکہ خدا نے مسیح موعود کو وحی نازل ہوئی کہ زلزلة الساعة

قوا انفسکم - اس لئے اس کی نوعیت بھی معلوم ہو گئی - مجھے ہو بہو یہی الفاظ سورت حج میں مل گئے - یاایھا الناس اتقوا ربکم - ان زلزلة الساعة شیء عظیم - یوم ترونھا تذھل کل مرضعة عما ارضعت وتضع کل ذات حمل حملھا وتری الناس سکٰریٰ وما ھم بسکٰریٰ ولکن عذاب اللہ شدید - یعنے اپنے رب کے عذاب سے بچو - کیونکہ اس گھڑی کا ہلا دینے والا عذاب ایک بڑی بھاری آفت ہے - جس دن تم دیکھو گے زلزلہ سے پہلے آنے کا ثبوت دیکھئے) ہر دودھ پلانے والی اپنے بچے کو بھول جائیگی اور حمل والی حمل گرا دیگی - لوگ دیوانے پھریں گے - مگر وہ دیوانے نہ ہونگے - بلکہ عذاب الٰہی سخت ہے - اس سے اگلی آیت پڑھیئے - اس نشان دکھلانے کی وجہ بھی نظر آئیگی - کہ لوگ ایک اطاعت چھوڑے ہوئے ہونگے -

دوستو! اٹھو!! اور ہوشیار ہو جاؤ!!! دیکھو قرآن مجید میں ان تینوں باتوں کا پہلے سے مذکور ہے - جو یقینا ہونے والی ہیں اللہ تعالیٰ مجھے اور میرے بھائیوں و دیگر احباب کو ان نشانوں سے عبرت حاصل کرنیکی توفیق اور ہدایت کی راہ پر چلاوے - رب اما تریني ما یوعدون رب فلا تجعلني في القوم الظٰلمین

(راقم احمدی گجراتی از گوریکے)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مدرسہ کے واسطے ایک تجویز - اقتباس از مکتوب سید محمد قاسم صاحب

اخویم مفتی محمد صادق صاحب - السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ - مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان کی مالی حالت کے نازک ہونے کی خبر سن کر میری طبیعت میں ایک درد پیدا ہوا - خداوند کریم کا وعدہ ہے کہ میں اس سلسلہ کا کام اگچلاتا ہوں اور ہمارے امام علیہ السلام کی وفات کے بعد تو یہ ہو نہیں سکتا کہ کام ڈھیلا یا کام میں کچھ حرج پیدا ہو - اگر ہم لوگ کم ہمتی کریں گے - تو خداوند کریم اور دوسری قوم کو پیدا کرکے اس سلسلہ کو ترقی دیگا - مگر ہماری کمزوری ہمارے واسطے باعث نقصان کا ہوگی - کہ ہم ثواب سے محروم ہو جائیں گے - ہماری جماعت اس طرف توجہ کرے تو کوئی مشکل نہیں اور میں اب ایک تجویز پیش کرتا ہوں جو کہ میں یہاں جماعت شاہجہانپور کے سامنے پیش کی ہے اور سب نے اس کو بخوشی منظور کیا اور سب نے اس کو قبولیت سے دیکھا ہے اور سب کو بہت پسند آئی ہے اول میں ایک رجسٹر تیار کرکے پیش کیا سب نے بخوشی خاطر اس پر دستخط اپنی قلم سے کر دیئے اور اپنے نام معہ اپنے متعلقین کے لکھکر چندہ ادا کر دیا - کیونکہ یہ رقم بہت کم ہے اور آدھ آنہ ماہواری کے حساب سے میں نے مقرر کیا ہے اور یہ حقیر رقم اس واسطے میں نے کی ہے کہ کسی کو بار معلوم نہ ہو - ہر شخص غریب سے غریب اس کو ادا کر سکتا ہے اور اس حقیر رقم کے یکجا کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک رقم کثیر جمع ہو جائیگی اور سب ضروریات مدرسہ کیواسطے کافی ہوگی - اور وہ اس طرح ہے کہ ہماری جماعت میں ہر ایک آدمی مع اپنے اہل و عیال کے غرض جو جو شخص اس کے ساتھ ہوں خواہ وہ کسی عمر کا بچہ ہی ہو سب کا نام لکھا جاوے - اور آدھ آنہ ماہواری کہ جس کا حساب کرنے سے ۶ آنہ سالانہ ہوگا اور سب جمع کرنے سے تین لاکھ جماعت احمدیہ میں سے ہے تو سب سے اگر وصول ہو جاوے تو ۲۵۰۰ ۱۱۲ روپے سالیانہ جمع ہو جاوے - اگر ہم ایک لاکھ کو چھوڑ کر دو لاکھ کو رکھیں تو ۶۲۵۰ روپیہ ماہوار کی آمدنی ہوگی اور اس میں سے اگر ایک لاکھ ہی وصول ہو جاوے - تو ۳۱۰۰ روپیہ ماہوار ہوگی کہ جس میں خداوند کریم چاہیگا تو سب کام بہت اچھے طور پر چلینگے خداوند کریم اس کام میں برکت دے تا نفع خلائق کو ہو (آمین) اگر خدا مجھکو ہمت دے - تو میں اس کام کو خود جاکر اور سب مقامات پھر کر اس کو کروں - مگر میں نہایت افسوس کرتا ہوں کہ میں اس قابل نہیں ہوں خدا اس قابل کر دے (آمین) میں ۲ ماہ کا چندہ شاہجہانپور کا وصول کرکے ارسال کرتا ہوں - الراقم سید محمد قاسم احمدی شاہجہانپور

مطبع بدر میں میاں معراج الدین عمر پرنٹر کے لئے چھاپا گیا -